پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ، ماہی والا، لیہ

(قسط ۵)

''عقد اجارہ'' کی صورت میں چھپائی کا معاملہ طے پانا۔

بالعموم بکس کی چھپائی کا معاملہ ''بیع سلم'' اور ''عقد استصناع'' کی صورت میں کیا جاتا ہے ،شاذ و نادر ''عقد اجارہ'' کے تحت بھی شنوائی میں آتا ہے اور اجارہ پر یہ معاملہ اس طرح ہوگا ''اگر مصنف/ بک چھپوانے والا مکمل طور خام مال خود دے اور پرنٹنگ پریس کا مالک/ وکیل چھپائی اور بائنڈنگ کی اجرت لے، تو پھر ایسی صورت کے مطابق پرنٹنگ کا معاملہ طے کرنا ''بیع سلم'' اور ''عقد استصناع'' نہیں ہوگا بلکہ ''عقد اجارہ'' ہوگا اور اجارہ کی وجہ سے ''بیع سلم'' اور ''عقد استصناع'' کے تقاضوں کی تکمیل ضروری نہیں بلکہ عقد اجارہ ہونے کے باعث اس کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔

پرنٹنگ اور بائنڈنگ کی اجرت پہلے طے کرنی چاہیے۔

عمومی طور متعاقدین باہمی تعلقات کی بنا پر اجرت متعین نہیں کرتے ،حالانکہ اجرت طے نہ کرنا عقد اجارہ کے فساد کا موجب ہے جیسا کہ اجارہ کے دیگر صورتوں میں یہ امر ضروری ہے کہ متعاقدین اجرت پہلے طے کرلیں، اسی طرح پرنٹنگ اور بائنڈنگ کے کام میں یہ لازم ہے کہ مصنف/مرتب اور پرنٹنگ پریس کا مالک/ وکیل، بک کی چھپائی اور بائنڈنگ سے قبل اجرت متعین کرلیں تا کہ بک تیار ہونے کے بعد اجرت کی مقدار میں بک چھاپنے والے اور چھپوانے والے کے درمیان نزاع پیدا ہو نہ وہ ایک دوسرے کا حق دبا سکیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مَنِ اسْتَاجَرَ اَجِیْرًا فَلْیُعْلِمْهُ اَجْرَهٗ''
''جو شخص کسی مزدور کو اجرت پر لے، اسے چاہیے کہ اسے اجرت بتا دے'' (ہدایہ،۳/ ۲۹۵،مکتبہ رحمانیہ

لاہور)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَشَرْطُهَااَنْ تَكُوْنَ الْاُجْرَةُ وَالْمَنْفَعَةُ مَعْلُوْمَتَيْنِ لِاَنَّ جَهَالَتَهُمَاتُفْضِيْ اِلَى الْمُنَازَعَةِ

اور(صحت)اجارہ کے لیے اجرت اورمنفعت کامعلوم ہوناشرط ہے،کیونکہ ان دونوں کی جہالت باعث نزاع ہے۔

(بحرالرائق:۵۰۷/۷:مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

,,وَلَاتَصِحُّ حَتَّى تَكُوْنَ الْمَنَافِعُ مَعْلُوْمَةً وَالاُجْرَةُ مَعْلُوْمَةً لِمَارَوَيْنَاوَلِأَنَّ الْجَهَالَةَ فِي الْمَعْقُوْدِعَلَيْهِ وَبَدَلِهٖ تُفْضِيْ اِلَى الْمُنَازَعَةِ كَجَهَالَةِ الثَّمَنِ وَالْمُثَمَّنِ فِي الْبَيْعِ،،

,,اجارہ صحیح نہیں ہوتاحتیٰ کہ منافع معلوم ہوں اوراجرت معلوم ہو،اس حدیث کی وجہ سے جوہم نے روایت کی ،نیزاس لئے کہ معقودعلیہ(منفعت)اوراس کے بدل میں لاعلمی سے(فریقین کے درمیان)نزاع پیداہوگا،جیسا کہ بیع میں ثمن اورمبیع کامجہول ہونا۔،، (ہدایہ:۲۹۶/۳:مکتبہ رحمانیہ لاہور)

بیع وشراء کے باب میں یہ امرطے شدہ ہے کہ خریدوفروخت کے وقت ثمن کی جہالت مفسدللبیع ہے،کیونکہ ثمن میں جہالت مفضی الی النزاع ہے اورہرایسی چیزجوبائع اورمشتری کے مابین فسادکاباعث ٹھہرے اس کی وجہ سے بیع فاسدہواکرتی ہے،''اجارہ''کے سلسلہ میں بھی یہی قاعدہ جاری اورلاگوہے کہ جوچیزبیع کوفاسدکردیتی ہے وہ''اجارہ''کوبھی فاسدکردے گی،کیونکہ اجارہ ،بیع کی مثل اوربمنزل بیع کے ہے،چنانچہ اس پرفقہاءکرام کےاقوال ملاحظہ کیجئے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالاِجَارَةُوَالْبَيْعُ اَخوَانِ

اجارہ اوربیع (بھائی)ایک جیسے ہیں۔

(تنقیح الحامدیہ:۱۵۳/۲،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نیزموصوف لکھتے ہیں:

اَلْاِجَارَةُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَيْعِ اِذْهِىَ بَيْعُ الْمَنَافِعِ.

اجارہ بیع کی ایک قسم ہے کہ وہ منافع کی بیع ہے۔(فتاویٰ شامی؛۳۲/۵،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کُلُّ جَھَالَۃٍ تُفْسِدُالْبَیْعَ تُفْسِدُا لْاِجَارَۃَ

ہر وہ جہالت جو بیع کو فاسد کرتی ہے اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہے۔(بحرالرائق ،۲۹/۸؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْاِجَارَۃُ تُفْسِدُھَا الشُّرُوْطُ کَمَاتُفْسِدُ الْبَیْعَ لِاَ نَّھَا بِمَنْزِلَتِہٖ

وہ شرائط مفسد اجارہ ہیں جو مفسدِ بیع ہیں کیونکہ اجارہ بمنزل بیع کے ہے۔(ہدایہ ۳۰۳/۳: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اگر اجرت طے کیے بغیر بک چھاپ دی؟

اولاً تو مصنف/ بک چھپوانے والے اور پرنٹنگ پریس کا مالک/ وکیل کو چاہئے کہ جب انہیں یہ علم ہوجائے کہ ہم نے جو"عقد اجارہ" کیا ہے اس پر شرعی لحاظ سے فساد کا حکم ہے، اسے ختم کردیں، اگر باوجود جاننے کے وہ فسخ نہ کریں تو حاکم پر لازم ہے کہ جبراً فسخ کردے "دفعاًللمعصیۃ۔" کیونکہ اجارہ اور بیع جب ایک ہیں یا اجارہ بیع کی قسم ہے بیع فاسد کا جو حکم ہے اجارہ فاسدہ کا حکم وہی ہے۔

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ بیع فاسد سے متعلق لکھتے ہیں۔

یَجِبُ عَلَی کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا اَیْ مِنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِیْ فَسْخُہٗ قَبْلَ الْقَبْضِ اَوْ بَعْدَ ہٗ مَادَامَ فِیْ یَدِ الْمُشْتَرِیْ اِعْدَامًالِلْفَسَادِ لِاَنَّہٗ مَعْصِیَۃٌ فَیَجِبُ رَفْعُھَابَحْرٌ وَاِذَااَصَرَّ اَحَدُھُمَا عَلَی اِمْسَاکِہٖ وَعَلِمَ بِہِ الْقَاضِیْ فَلَہٗ فَسْخُہٗ جَبْرًاعَلَیْھِمَا حَقًّا لِلشَّرْعِ .

بیع فاسد کو بائع ومشتری میں سے ہر ایک پر فسخ کرنا واجب ہے، چاہے مبیع پر قبضہ سے پہلے ہو یا بعد میں ،جب تک مبیع مشتری کے قبضہ میں ہو(اور یہ فسخ) فساد کو ختم کرنے کے لیے ہے، کیونکہ یہ معصیت ہے۔لہذا اس کا رفع واجب ہے،(یہی وجہ ہے کہ اس میں قضاء قاضی کی شرط بھی نہیں) اور اگر وہ اس بیع کے برقرار رکھنے پر اصرار کریں اور قاضی کو خبر ہوجائے تو وہ حق شرع کے لیے ان دونوں یعنی بائع ومشتری پر جبر کرکے فسخ کراسکتا ہے۔(درمختار مع شامی ،۱۱۴/۴ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اگر کسی بھی صورت میں فسخ اجارہ نہ ہو، پرنٹنگ اور بائنڈنگ کا کام مکمل ہوجائے تو پھر مصنف/ بک چھپوانے والے اور پرنٹنگ پریس کا مالک/ وکیل !دونوں میں سے کسی ایک کو چھپائی کی اجرت من مانی روانہیں بلکہ اجرت مثلی ہوگی ،یعنی جس شہر میں بک چھپی ،اس کی جلد، جز بندی اور پیکنگ ہوئی اسی

شہر میں اس نوعیت کی بکس کی پرنٹنگ وغیرہ کی جتنی اجرت اور مزدوری دیگر پریسوں والے وصول کرتے ہیں اتنی رقم پرنٹنگ اور بائڈنگ کی دینی ہوگی، کیونکہ اجارہ فاسد میں بعد استیفائے منفعت اجرت مثلی واجب ہوتی ہے۔

علامہ محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَحُکْمُ الْاَوَّلِ وُجُوْبُ اَجْرِ الْمِثْلِ بِالْاِسْتِعْمَالِ.

اول کا حکم یہ ہے کہ استعمال کرنے پر اجرت مثلی واجب ہے۔

(تنویرالابصار مع فتاویٰ شامی، ۳۱/۵ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ اجرت مثلی سے متعلق لکھتے ہیں:

اَیْ اَجْرِ شَخْصٍ مُمَاثِلٍ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ

"یعنی اتنی مزدوری اس کو دی جائے گی جتنی اس جیسا مزدور ایسے کام پر لیتا ہے۔" (فتاویٰ شامی: ۳۱/۵: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

بل وصول نہ ہونے کی صورت میں بک روک لینا؟

اگر بک کی چھپائی، جلد اور پیکنگ سب کچھ مکمل ہوگیا، مصنف/ بک چھپوانے والا کہتا ہے کہ بک ہمیں دے دیں، کتاب سیل کرنے کے بعد پیسے آپ کو مل جائیں گے، بک چھاپنے والے کو اندیشہ یہ ہے اگر بک دے دی تو پیسے پھنس جائیں گے یا کسی اور وجہ سے اجرت میں میعاد نہیں دے سکتا، اب اس کے پاس مزدوری وصول کرنے کا ایک ہی چارہ ہے کہ بک روک لے، تاوقتیکہ اجرت وصول کرلے، تو اسے ایسا کرنا روا ہے، بک روک لینے کی صورت میں وہ غاصب نہیں کہلائے گا۔

حالانکہ بروقت بک کی اجرت نہ دینے والے اور بل کی ادائیگی میں مزید میعاد مانگنے والے صاحبان کو چاہئے کہ "عقد اجارہ" کے وقت اس امر میں میعاد اور مہلت مانگ لیں، جب بک تیار ہوجائے پھر اچانک اجرت اور مزدوری سے متعلق ادھار اور مہلت طلب کرنا ایک نوع پریس والوں سے دھوکا ہے، جو ہرگز جائز نہیں، شرع شریف ایسے مواقع پر پریس کے مالک/ وکیل کی اس حد تک حمایت اور مدد کرتی ہے کہ وہ اپنا حق وصول کرنے کی خاطر بیشک بک نہ دیں، جب انہیں مزدوری مل جائے تب بک اٹھانے دیں۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَکُلُّ صَانِعٍ لِعَمَلِهٖ اَثَرٌ فِی الْعَیْنِ کَالْقَصَّارِ وَالصَّبَّاغِ فَلَهٗ اَنْ یَحْبِسَ الْعَیْنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ حَتّٰی

يَسْتَوْفِيَ الْاَجْرَ لِاَنَّ الْمَعْقُوْدَعَلَيْهِ وَصْفٌ قَائِمٌ فِي الثَّوْبِ فَلَهُ حَقُّ الْحَبْسِ لِاِ سْتِيْفَاءِ الْبَدَلِ كَمَافِي الْمَبِيْعِ وَلَوْ حَبَسَهُ فَضَاعَ فِي يَدِهِ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ لِاَنَّهُ غَيْرُ مُعْتَدٍ فِي الْحَبْسِ فَبَقِيَ اَمَانَةً كَمَاكَانَ عِنْدَهُ وَلَا اَجْرَلَهُ لِهَلَاكِ الْمَعْقُوْدِعَلَيْهِ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَعِنْدَ اَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَااللّٰهُ الْعَيْنُ كَانَتْ مَضْمُوْنَةً قَبْلَ الْحَبْسِ فَكَذَا بَعْدَهُ لَكِنَّهُ بِالْخِيَارِاِنْ شَاءَ ضَمَّنَهُ قِيْمَتَهُ غَيْرَ مَعْمُوْلٍ وَلَا اَجْرَلَهُ وَاِنْ شَاءَ ضَمَّنَهُ مَعْمُوْلًا وَلَهُ الْاَجْرُ وَسَيُبَيَّنُ مِنْ بَعْدُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

ہر وہ کاریگر جس کے عمل کا اثر عین (مصنوع وغیرہ) میں ہو جیسے دھوبی اور رنگریز تو وہ مزدوری حاصل کرنے تک اس شیء کو اپنے پاس روک سکتا ہے۔کیونکہ معقود علیہ ایک وصف ہے جو کپڑے میں قائم ہے تو اس کو روکنے کا حق ہے بدل وصول کرنے کے لیے جیسے بیع میں حکم ہے،اب اگر اس نے روکا اور وہ اس کے قبضہ میں تلف ہوگیا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسپر تاوان نہیں۔کیونکہ وہ روکنے میں متعدی نہیں تو گویا کہ (کپڑا اس کے پاس بطور) امانت ہے جیسے پہلے تھا اور معقود علیہ سپرد کرنے سے قبل اگر تلف ہوجائے تو اس کے لیے اجرت نہیں ،امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک عین شی مضمون تھی روکنے سے قبل، تو روکنے کے بعد بھی مضمون ہوگی۔لیکن مالک کو اختیار ہے !وہ غیر مصنوعہ کی قیمت کا تاوان لیگا تو اجیر کے لیے اجرت نہ ہوگی اور تیار شدہ چیز کی قیمت کا تاوان لے تو اجیر کے لیے اجرت ہوگی۔

(ہدایہ،۳/ ۲۹۸؛ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

لَوْحَبَسَ الْخَيَّاطُ اَوِ الصَّبَّاغُ الثَّوْبَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعَمَلِ وَقَالَ: لَااُعْطِيْكَ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ الْاَجْرَ فَلَه ذٰلِكَ عِنْدَ اَئِمَّتِنَا الثَّلَاثَةِ،كَمَااَنّ لِلْبَائِعِ اَنْ يَحْبِسَ الْمَبِيْعَ لِقَبْضِ الثَّمَنِ.

درزی اور رنگریز کام مکمل کرنے کے بعد مالک پارچہ سے کہیں کہ جب تک تو مزدوری (اور سلائی) نہیں دے گا ،ہم آپ کو کپڑے نہیں دیں گے تو انکا ایسا کرنا ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز ہے۔(اسکی مثال بعینہ یہ ہے) بائع مبیع کو ثمن پر قبضہ کرنے کے لیے اگر روک لے (کہ خریدار جب تک فروختہ چیز کی قیمت ادا نہیں کریگا اتنے تک مبیع نہیں لے سکتا) تو اس میں جواز ہے۔(فتح القدیر،۹/ ۷۶، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ جلال الدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

وَكُلُّ صَانِعٍ لِعَمَلِهِ اَثَرٌ فِي الْعَيْنِ كَالْقَصَّارِ وَالصَّبَّاغِ فَلَهُ اَنْ يَحْبِسَ الْعَيْنَ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ الْاَجْرَ لِاَنَّ الْمَعْقُوْدَ عَلَيْهِ وَصْفٌ قَائِمٌ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ ظَاهِرٌ وَ الْمَعْقُوْدُ عَلَيْهِ جَازَ حَبْسُهُ لِاسْتِيْفَاءِ الْبَدَلِ كَمَا فِي الْبَيْعِ فَالوَصْفُ الْقَائِمُ فِي الثَّوْبِ جَازَ حَبْسُهُ لِا سْتِيْفَاءِ الْبَدْلِ،وَالْوَصْفُ لَا يَنْفَكُّ عَنِ الْعَيْنِ فَجَازَ حَبْسُهَا لِذٰلِكَ.

ہر ایسا دستکار جس کے صناعی عمل کا اثر عین شی میں ہو مثلاً دھوبی اور رنگریز تو وہ اجرت وصول کرنے کے لیے عین (کپڑا) اپنے ہاں روک سکتا ہے، یہاں تک کہ مزدوری وصول کر لے۔ کیونکہ معقود علیہ ایسی وصف ہے جو کپڑے میں قائم ہے وہ ظاہر ہے۔لہذا استیفاء بدل کے لئے معقود علیہ کو اپنے قبضہ میں رکھنا جائز ہے جیسا کہ مبیع میں۔ اور وصف کپڑے میں اس طرح قائم ہے کہ اس سے جدا نہیں ہوسکتی ،لہذا مکمل کپڑا اپنے پاس رکھنا جائز ہے۔ (کفایہ مع فتح القدیر،۹/۷۶،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مندرجہ بالا تصریحات سے نیم روز کی مثل یہ بات واضح ہے کہ جو وصف عین سے جدا کرنا ناممکن ہو،اگر اس کی اجرت موصول نہ ہو،تو اس وصف سے متصف اشیاء کو روک لینا درست ہے۔ بک سے پرنٹ اور جلد ادھیڑنا بھی ناممکن ہے ،کیونکہ بک چھاپنا ایسا کام اور عمل ہے جس کا اثر عین شیء میں ہے۔لہذا پرنٹنگ پریس کے مالک/ وکیل کو اگر کتاب چھاپنے کی اجرت نہ مل رہی ہو تو انہیں بک روکنے میں اتنے وقت تک اذن ہے جب تک انہیں کام کی مزدوری اور اجرت نہ ملے۔

اگر کمپوزنگ ڈیلیٹ ہو جائے یا چھپائی کے دوران پیپر ضائع ہو جائے؟

پرنٹنگ پریس پر ’’بک‘‘ چھاپنے کا بایں طریق معاملہ طے کرنا کہ کمپوزنگ، پیپر اور جلد میں صرف ہونے والا مکمل خام مال بک چھپوانے والا خود دے ،اور پرنٹنگ پریس کا مالک/ وکیل، چھپائی، بائنڈنگ اور پیکنگ کی اجرت لے کر یہ کام کردے تو بک چھاپنے والا ’’اجیر مشترک‘‘ کہلائے گا اور اس کے فعل سے جو نقصان ہوگا اس پر اس کی ضمان اور چٹی ہوگی خواہ اس کی جانب سے تصرف بے جا ہو یا نہ۔

’’بک کی چھپائی میں صرف ہونے والا خام مال ’’ذوات الامثال‘‘ ہونے کی وجہ سے ضائع ہونے کی صورت میں پریس مالک پر بعینہ اس طرح کا پیپر، گتا وغیرہ خرید کر دینا لازم ہوگا،اور کمپوزنگ چونکہ ’’ذوات القیم‘‘ سے ہے،لہذا ڈیلیٹ ہونے والی کمپوزنگ کی مارکیٹ میں پیجز کے لحاظ سے جو اجرت دی جاتی ہو،اتنا تاوان ادا کرنا ہوگا، نیز خام مال کی مثل صوری اگر مارکیٹ میں ناپید ہو جائے، تو پھر تاوان پیسوں کی صورت میں دینا ہوگا۔‘‘

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اَنَّ الْهَلَاکَ اِمَّا بِفِعْلِ الْاَجِيرِ أَوْلَا وَالْاَوَّلُ اِمَّا بِالتَّعَدِّیْ أَوْلَا وَالثَّانِیْ اِمَّا أَنْ يُمْکِنَ الْاِحْتِرَازُ عَنْهُ اَوْلَا فَفِی الْاَوَّلِ بِقِسْمَيْهِ يَضْمَنُ اِتِّفَاقًا''

''اجیر (مشترک) کے عمل سے جونقصان ہواس میں اس کا تصرف بے جا ہو یا نہ بہر دوصورت نقصان کا تاوان ادا کرے گا اور یہ حکم تینوں آئمہ کرام کے مابین اتفاق سے ہے۔'' (فتاویٰ شامی، ۵/ ۴۵؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''مَاتَلَفَ بِعَمَلِهِ...مَضْمُوْنٌ عَلَيْهِ'' ''اجیر مشترک کے عمل سے جونقصان ہواس کا وہ ضامن ہوگا۔'' (ہدایہ؛ ۳/ ۳۱۱، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علی ھذا القیاس! اگر پیسٹنگ میں غلطی کی یعنی تمام صفحات کوایک ترتیب میں چھپنے کے عمل سے گزارنے کے لئے جس شیڈ پر پرنٹیڈ بٹر پیپرز کو چسپاں کیا جاتا ہے، اگر کچھ پیجز خلاف ترتیب لگائے، یا پرنٹنگ مدھم اور داغدار ہے، تو اس نقصان اور زیاں کا تاوان پرنٹنگ پریس کے مالک/ وکیل کے ذمہ ہوگا۔

کیا پریس پر پڑنے والا تاوان، اس میں کام کرنے والوں سے وصول کیا جائے گا؟

وسیع پیمانہ پر کام کرنے والی تجارتی پرنٹنگ پریسوں میں کام کرنے والے ہنرمند اور عام ورکروں کی تعداد سیکڑوں سے متجاوز شنوائی میں آتی ہے اور کام کرنے والے تمام لوگ ایک نوعیت کے نہیں ہوتے بعض کام کے اعتبار سے اجرت لیتے ہیں کہ جسقدر وہ کام کریں گے اسی قدر معاوضہ اوراجرت لیں گے، اور بعض لوگ کام کے تھوڑا یا زیادہ کرنے کے لحاظ سے مزدوری نہیں لیتے، بلکہ وقت اور ٹائم کی تنخواہ لیتے ہیں، مہینوں کے اعتبار سے انہیں تنخواہ دی جاتی ہے، اور انہیں پکے ملازم یا تنخواہ دار کہا جاتا ہے، کام تھوڑا کریں یا زیادہ، کسی وجہ سے کئی دن کام نہ آئے اور وہ فارغ بیٹھے رہیں، پھر بھی انہیں معاوضہ ملتا رہتا ہے، ایسے ملازمین کو اجیر خاص کہا جاتا ہے، چنانچہ اجیر مشترک اور اجیر خاص دونوں سے نقصان ہونے اور ان پر ضمان اور عدم ضمان کی تفصیل یہ ہے اگر ان کے عمل سے نقصان نہیں ہوا بلکہ کسی اور نے نقصان کیا اور اس میں ان کی کوئی کوتاہی نہیں، تو اس صورت میں ان پر تاوان نہیں، ہاں اگر ان کے ہاتھ اور عمل سے نقصان ہوا، اگر ان کی طرف سے تعدی ہوتو دونوں پر تاوان ہوگا، اگر تصرف بے جا نہیں مگر عمل ان کا ہے تو پھر اجیر خاص پر نقصان کا تاوان نہیں اور اجیر مشترک پر تاوان ہے۔

اجیروں کے لئے وضع کردہ فقہی اصولوں کی روشنی میں ''بک کی پرنٹنگ، پیسٹنگ میں صفحات کی ترتیب

میں غلطی سے ہونے والے زیاں، بلکہ کمپوزنگ کے مرحلہ سے لیکر بک کی پیکنگ سمیت کسی بھی قسم کا جونقصان کام کرنے والوں سے ہواور اس کا تاوان پریس پر پڑے ،اس نقصان کا تاوان اُن ورکروں اورمزدوروں سے لیناجائزہے جواجیرمشترک ہوں یعنی کام کی اجرت لینے والوں سے،اور جومزدوروقت کی اجرت لیتے ہوں ،کام کے اعتبار سے انہیں معاوضہ نہ ملتاہو، بلکہ انہوں نے چھاپہ خانہ میں وقت دیناہوتاہے کام تھوڑا کریں یازیادہ کریں ،کام نہ ہونے کی صورت میں فارغ بیٹھے رہیں اورانہیں تنخواہ ملتی رہے،توان کے ہاتھ اورعمل سے جونقصان ہوگااگراس میں تعدی اورتصرف بے جانہ ہوتوپرنٹنگ پریس کامالک/ وکیل ،مصنف اورمرتب کوتاوان دینے کے باوجودایسے ملازمین سے چٹی نہیں لے گا۔

بعض اوقات چھاپہ خانوں میں لوگ تجربہ کے لئے بھی کام کرتے ہیں،ان کی غرض اجرت اورمزدوری لینانہیں ہوتی بلکہ بک کی چھپائی کےعمل پرمہارت اورتجربہ حاصل کرنا مقصد ہوتاہے تاکہ وہ ذاتی طور پرپریس چلاسکیں،واضح ہے ایسےلوگ مفت کام کرنے کی صورت میں اجیرنہیں کہلائیں گے،اگران سےنقصان ہواور بلاتعدی ہوتوسکھلائی کرنے والوں پرتاوان نہیں ہوگا،خواہ پریس پرچٹی پڑجائے۔علامہ علاءالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فِعْلُ الْاَجِیرِ فِی کُلِّ الصَّنَائِعِ یُضَافُ لِاُسْتَاذِہٖ فَمَااَتْلَفَہٗ یَضْمَنُہٗ اُسْتَاذُہٗ

تمام پیشوں میں شاگردوں کاعمل ان کے استاذ کاعمل سمجھاجائے گالہذا جونقصان شاگردوں سے ہوگااسکا استاذ ضامن ہوگا۔(درمختارمع فتاویٰ شامی؛۲۵/۵؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

البتہ تعدی کی صورت میں استاذ شاگردوں سے تاوان لے گا۔ (جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)